الیکشن ۲۰۱۸ء اور تحریکِ لبیک یارسول اللہ کی انتخابی سیاست

The Election 2018 and the Electoral Politics of Tehreek-i-Labbaik

ارسلان احمد*

عادل فاروق مغل*

Abstract

In Indo-Pak Subcontinent, there are three major schools of thought in the jurisdiction of Sunni Islam, Barelvi, Deobandi and Ahl-i-Hadees. On one side, these schools of thought have some similar believes and doctrines but on the other side, they have different opinions and intense attitude regarding many issues. The purpose of this paper is neither to support the doctrines nor to adopt the hostile attitude against any one of these schools. Rather, the purpose is to know as how the ulama of these three schools of thought look at Masla Hazir o Nazir, Ilm-i-Ghaib and Mukhtar-i-Kul in different ways, how they interpret these doctrines in complete different ways and how these religious interpretations impact the practical and political thinking of their followers. Besides, it will also be ascertained as how these sectarian interpretations impact on our

---

* لیکچرر، فیکلٹی آف سوشل سائنسز، ایئر یونیورسٹی، اسلام آباد۔ و پی ایچ ڈی سکالر، دی نارتھ ویسٹ ایتھنک ریسرچ سنٹر، سکول آف ہسٹری اینڈ کلچر، لینزو یونیورسٹی، چائنہ۔

** ایم فل سکالر، قومی ادارہ برائے مطالعہ پاکستان، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد و درسِ نظامی گریجویٹ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔

voter's mind and how Tehreek-e-Labbaik Pakistan (TLP) is utilizing these sectarian interpretations for its electoral politics in the election of 2018.

تلخیص

برصغیر پاک وہند میں سنی اسلام کے دائرہ کار میں تین بڑے مکاتب فکر بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث آتے ہیں(واضح رہے ہم نے ان مکاتب فکر کی یہ ترتیب پاکستان میں ان کی عددی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے دی ہے)۔ ا

یہ مکاتب فکر جہاں بہت سے عقائد ونظریات میں ہم خیال نظر آتے ہیں تو دوسری جانب یہ بہت سے مسائل پر مختلف نکتہ نظر اور باہم شدید مخاصمانہ رویہ بھی اپنائے ہوئے ہیں۔ ہم اس مضمون کے آغاز ہی میں تفصیل کے ساتھ یہ بات واضح کرتے چلیں کہ ہمارا مقصد نہ تو کسی ایک مخصوص مکتبہ فکر کے نظریات کی تائید کرنا ہے اور نہ ہی کسی ایک مکتبہ فکر کے خلاف کوئی مخاصمانہ رویہ اپنانا ہے بلکہ ہماری دلچسپی فقط اتنی ہے کہ ان تینوں مکاتب فکر کے علماء ''مسئلہ حاضر و ناظر، علم غیب اور مختار کل'' کوکس طرح ایک دوسرے سے مختلف انداز میں دیکھتے ہیں اور پھر ان مسائل کی ایک دوسرے سے انتہائی مختلف تعبیر وتشریح کرتے ہیں۔ نیز یہ جاننا کہ کس طرح یہ مختلف مذہبی تشریحات انکے پیروکاروں کی عملی و سیاسی سوچ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ نیز ہمارے اس مقالہ کا قطعاً یہ مقصد بھی نہیں کہ ہم مندرجہ بالا مسائل پر ان مکاتب فکر کی باہم اختلافی تشریحات کو بیان کر کے ان میں کسی ایک کے صحیح یا غلط ہونے کا اعتراف کریں بلکہ ہمارا مطلوب فقط یہ جاننا ہے کہ کس طرح یہ مسلکی تشریحات ہمارے ووٹر کے ذہن پر اثر انداز ہوتی ہیں اور کس طرح تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ ان مسلکی تشریحات کو انتخابات 2018ء میں اپنی ممنون سیاست کے لئے استعمال کر رہی ہے۔

نیز اس مضمون کے اصل مقصد تک پہنچے کے لئے ہم اول ان مکاتب فکر کے دعوے، دلائل اور پھر ان کو اپنے ملک کے سیاسی عمل کے ساتھ جوڑ کر سمجھنے اور جاننے کی سعی کریں

گے اور اس ضمن میں ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ متعلقہ عقائد پر بریلوی مسلک کے برخلاف مسلک اہل حدیث و دیو بند بے شمار اختلافی نکات کی ایک سی تشریح کرتے ہوئے ایک طرف کھڑے نظر آتے ہیں اور یہی ہمارا نقطہ نظر ہے کہ ان مسائل میں مماثلت کی وجہ سے مسلک دیو بند اور اہل حدیث کی مذہبی و سیاسی جماعتیں اپنی مذہبی تشریحات کو عوامی بنا کر ان کا ووٹ حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ جب کہ بریلوی علماء (تحریک لبیک یا رسول اللہ) انہی مذہبی مسائل کو با آسانی عوامی بنا کر اپنے سیاسی مقاصد (Vote) میں تبدیل کر کے ملک میں کسی بھی وقت ایک بڑی سیاسی تبدیلی لانے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

عقیدہ حاضر و ناظر کی مسلکی تعبیر اور پاکستانی سیاست کی تشکیل و پرداخت

بریلوی حضرات / علماء فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے اِذن اور عطا سے حاضر وناظر ہیں (یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ حاضر وناظر سے مراد وہ یہ لیتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر ہیں اور ہر جگہ موجود ہیں اور سب کچھ دیکھتے ہیں یعنی ناظر ہیں، اسی طرح نبی کریم ﷺ بھی ہر جگہ حاضر ہیں اور ناظر بھی ہیں کہ اللہ رب العزت کی طرح سب کچھ دیکھتے ہیں) ''اور اس کا انکار کرنا شانِ مصطفیٰ کو گھٹانے کے زمرے میں آتا ہے جو کہ ناقابل معافی جرم ہے''۔۲

ایک بریلوی عالم مفتی محمد امین حاضر و ناظر کا مفہوم بیان کر رہے ہیں کہ

> حاضر و ناظر کا صحیح مفہوم یہ کہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم نبی محترم ﷺ سے بُعد اور دوریاں اُٹھا دی ہیں لہٰذا سارا جہاں زمین و آسمان عرش و کرسی لوح وقلم ملک و ملکوت سب کا سب جان جہاں ﷺ کے سامنے پیش نظر ہے۔ کوئی چیز آپ ﷺ سے دور اور محجوب نہیں۔ رسول کریم رحمۃللعلمین مثل کف دست سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔۳

دلیل کے طور پر یہ حضرات سورہ احزاب کی آیت نمبر۴۵ پیش کرتے ہیں:

یاایھاالنبی انا ارسلنک شاھداً

ترجمہ:اے نبی ﷺ ! ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ۔۴

لفظ شاہد کا معنی کیا ہے ؟اس میں علما ئے بریلوی کا اور علمائے اہل حدیث و دیوبند

کا شدید اختلاف ہے۔ علمائے بریلوی اس کا مطلب ''حاضر وناظر'' مراد لیتے ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ لفظ شاہد یا تو شھود سے مشتق ہے یا مشاہدہ سے اگر شھود سے مشتق مانا جائے تو اس کا معنی ہوگا حاضر اور اگر مشاہدہ سے مشتق مانا جائے تو معنی ہو گا ناظر۔۵

اور دوسری اسی دلیل سے ملتی جلتی دلیل وہ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت مبارکہ سے دیتے ہیں:

ویکون الرسول علیکم شهیدا

ترجمہ: اور (اللہ نے) رسولﷺ کوتم پر شہید بنایا۔ ۶

یہاں بھی بریلوی حضرات شہید کا معنی حاضر اور ناظر مراد لیتے ہیں، دوسرے حضرات اس آیت مبارکہ کا بھی اور اس سے ماقبل آیت مبارکہ میں بھی شاہد اور شہید کا مطلب گواہ مراد لیتے ہیں جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

اس آیت کے متعلق مفتی محمد امین کہتے ہیں کہ اس کے مطابق ماننا پڑے گا کہ حبیب خدا سیدالانبیاءﷺ ہر امتی کو دیکھ رہے ہیں کہ جبھی تو قیامت کے دن ہر ایک گواہی دیں گے۔۷

اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی اس آیت کریمہ

یایها النبی انا ارسلنک شاهدا

کا ترجمہ یوں کرتے ہیں یعنی :اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ۔۸

تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

> شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے ۔مفردات راغب میں ہے **الشھود والشهادة الحضورُ مع المشاهدةِ اما بالبصر او بالبصيرة** یعنی شھود اور شھادت کے معنیٰ ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لیے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے، سید عالمﷺ تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں آپ کی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورۃ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پرنور قیامت تک ہونے والی ساری خلق کے شاہد ہیں

اور ان کے اعمال و افعال و احوال تصدیق تکذیب ہدایت ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں (ابو السعود و جمل)۔۹

دوسری جانب اہلحدیث اور دیو بند علماء کا اس مسئلہ "حاضر و ناظر"میں اور باقی دونوں مسائل (علم غیب اور مختارِ کل) میں بھی موقف تقریباً ایک جیسا ہی ہے اور دلائل بھی تقریباً ایک ہی جیسے ہیں۔ یہ حضرات حضورﷺکو حاضر وناظر نہیں مانتے اور لفظ شاہد کا معنی اور شھید کا معنی ''بتانے والا'' یا ''گواہ'' کرتے ہیں، دلیل کے طور پر دیوبند علماء میں سے مفتی محمد شفیع صاحب کی تفسیر ''معارف القران'' کا حوالہ دیا جاتا ہے:

یاایھاالنبی انا ارسلنک شاھداً

ترجمہ : اے نبیﷺ ہم نے تجھ کو بھیجاہے بتانے والا ۔۱۰

اور اس کی تفسیر یوں بیان کرتے ہیں کہ:

شاہد سے مراد یہ ہے کہ آپ قیامت کے روز امت کے لیے شہادت دیں گے۔ جیسا کہ صحیح بخاری، نسائی، ترمذی وغیرہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے ایک طویل حدیث روایت ہے جس کے بعض جملے یہ ہیں کہ قیامت کے روز نوحؑ پیش ہوں گے تو ان سے سوال کیا جائے گا کہ کیا آپ نے ہمارا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا۔ وہ عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا، پھر ان کی امت پیش ہوگی۔ وہ اس سے انکار کرے گی کہ ان کو اللہ کا کوئی پیغام پہنچا ہو۔ اس وقت حضرت نوحؑ سے پوچھا جائے گا کہ آپ جو پیغام حق پہنچانے کا دعویٰ کرتے ہیں اس پر کوئی آپ کا شاہد بھی ہے ؟ وہ عرض کریں گے کہ محمدﷺ اور ان کی امت گواہ ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ گواہی میں امت محمدیہﷺ کو پیش کریں گے یہ امت ان کے حق میں گواہی دے گی تو امت نوحؑ ان پر یہ جرح کرے گی کہ یہ ہمارے معاملے میں کیسے گواہی دے سکتے ہیں، یہ تو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، ہمارے زمانے سے بہت طویل زمانے کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ اس جرح کا جواب امت محمدیہﷺ سے پوچھا جائے گا وہ یہ جواب دے گی کہ بیشک ہم اس وقت موجود نہیں تھے، مگر ہم نے اس کی خبر اپنے رسولﷺ سے سنی تھی، جس پر ہمارا ایمان و اعتقاد ہے۔ اس وقت رسولﷺ سے آپﷺ کی امت کے اس قول کی تصدیق کے لیے شہادت لی جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ رسولﷺ اپنی شہادت کے ذریعہ امت کی تصدیق و توثیق فرمائیں گے کہ بے شک میں نے ان کو یہ اطلاع دی تھی۔ اور امت پر شاہد ہونے کا ایک مفہوم عام یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسولﷺاپنی امت کے سب افراد کے اچھے برے

اعمال کی شہادت دیں گے اور یہ شہادت اس بنا پر ہوگی کہ امت کے اعمال رسول ﷺ کے سامنے ہر روز صبح و شام اور بعض روایات میں ہفتہ میں ایک روز پیش ہوتے ہیں اور آپ ﷺ اُمت کے ایک ایک فرد کو اس کے اعمال کے ذریعہ پہچانتے ہیں۔ اس لیے قیامت کے روز آپ ﷺ امت کے شاہد بنائے جائیں گے۔ (رواہ ابن المبارک عن سعید بن العسیب، مظہری) ۔۱۱

اسی طرح ''تفسیر عثمانی'' میں اس آیت کریمہ کا ترجمہ اور تفسیر کچھ یوں ہے:

یایھاالنبی انا ارسلنک شاھداً

ترجمہ:اے نبی ہم نے تجھ کو بھیجا بتانے والا۔۱۲

تفسیر کچھ یوں کی گئی ہے:

اللہ کی توحید سکھاتے اور اس کا رستہ بتاتے ہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں دل سے اور عمل سے اس پر گواہ ہیں اور محشر میں بھی امت کی نسبت گواہی دیں گے کہ خدا کے پیغام کو کس نے کس قدر قبول کیا ۔۱۳

اور مولانا اشرف علی تھانوی اس آیت کریمہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

اے نبی ﷺ ! ہم نے بے شک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے ۔۱۴

اور علمائے اہل حدیث میں سے مولانا محمد جونا گڑھی اس آیت کریمہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

''اے نبی ! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بناکر) گواہیاں دینے والا بھیجا ہے''

اور حواشی میں مولانا صلاح الدین یوسف کہتے ہیں کہ:

بعض لوگ شاہد کے معنی حاضر و ناظر کے کرتے ہیں۔ جو قران کی تحریف معنوی ہے۔ نبی ﷺ اپنی امت کی گواہی دیں گے ان کی بھی جو آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی بھی جنہوں نے تکذیب کی۔ آپ ﷺ قیامت والے دن اہل ایمان کو ان کے اعضائے وضو سے پہچان لیں گے جو چمکتے ہوں گے، اسی طرح آپ ﷺ دیگر انبیاء علیہم السلام کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے اپنی اپنی قوموں کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور یہ گواہی اللہ کے دیئے ہوئے یقینی علم کی بنیاد پر ہوگی۔ اس لیے نہیں کہ آپ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے ہیں۔ یہ عقیدہ تو نصوص قرآنی کے خلاف ہے ۔۱۵

عقیدہ علم غیب

دوسرا اختلافی مسئلہ ''علم غیب'' کا ہے اس عقیدہ میں بھی عقیدہ حاضر و ناظر کی طرح علمائے اہل حدیث اور علمائے دیو بند ایک جانب ہیں اور دوسری جانب علمائے بریلوی ہیں۔ اس عقیدہ میں دو بنیادی چیزیں ہیں (i)علم غیب، عالم **ماکان و مایکون** اور **علیم بذات الصدور** ان سب چیزوں کا ایک مفہوم ہے اور (ii)اخبار غیب (غیب کی خبریں) اور انباء غیب کا ایک مفہوم ہے۔ اور یہ دونوں مفہوم بالکل جدا جدا ہیں۔ علمائے اہل حدیث اور علمائے دیوبند دوسرے مفہوم کے قائل ہیں جب کہ بریلوی علماء پہلے مفہوم کے قائل ہیں اس بات کو تھوڑا آسان الفاظ میں بیان کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ علمائے اہل حدیث اور علمائے دیوبند کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو غیب کی باتوں سے متعلق خبریں عطاء کی تھیں اور سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں خبریں حضورﷺ نے بتائی ہیں اور ان کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے بے شمار علوم و معارف، اسرار و رموز اور حکم ومواعظ آپ کو عطا فرمائے ہیں اور ان کا کوئی مسلمان منکر نہیں ہے ۔یہ سب اخبار غیب اور انباء غیب ہیں ،عالم الغیب اور حقیقی عالم ماکان و مایکون الگ اور جدا مفہوم ہے ۔۱۶

جبکہ بریلوی علماء کے مطابق ابتدائے آفرینش سے تادخول جنت و نار سب واقعات کا علم جناب نبی کریمﷺ کو حاصل تھا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی اور اسی طرح مولوی محمد نعیم الدین مراد آبادی، مفتی احمد یار خان اور مولانا محمد عمر لکھتے ہیں کہ:

> بیشک حضرت عزت عظمۃٗ نے اپنے حبیب اکرمﷺ کو تمام اولین و اخرین کا علم عطا فرمایا مشرق تا مغرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا۔ ملکوت السمٰوت و الارض کا شاہد بنایا، روز ازل سے روز آخر تک کا سب ماکان و مایکون انہیں بتایا۔ اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہرصغیر و کبیر، ہر رطب و یابس جوپتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا ۔۱۷

دلائل کے طور پر دونوں جانب سے بے شمار آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ اور دیگر دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر یہاں صرف چند دلائل ہی ذکر کیے جائیں

گے۔ پہلے علمائے اہلحدیث اور علمائے دیوبند کے دلائل ذکر کیے جائیں گے اور پھر بریلوی علما کے دلائل ۔

چنانچہ آیت کریمہ ہے:

تلک من انبآء الغیب نو حیھآ الیک ،ما کنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا ،فاصبر ،ان العاقبة للمتقین.۱۸

مولانا محمد جونا گڑھی اسکا ترجمہ اور مولانا صلاح الدین یوسف اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں:

ترجمہ: یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں۔ انہیں اس سے پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، اس لیے آپ صبر کرتے رہیے (یقین مانیئے) کہ انجام کار پرہیز گاروں کے لیے ہی ہے ۔

تفسیر: یہ نبیﷺ سے خطاب ہے اور آپ سے علم غیب کی نفی کی جارہی ہے کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جن سے ہم آپ کو خبردار کر رہے ہیں ورنہ آپ اور آپ کی قوم ان سے لاعلم تھی ۔۱۹

اسی طرح ایک اور آیت کریمہ:

قل لا یعلم من فی السمٰوت والارض الغیب الا اللہ و ما یشعرون ایان یبعثون.۲۰

مولاناجونا گڑھی اس کا ترجمہ کرتے ہیں: ''کہہ دیجئے کہ آسمان والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھ کھڑے کیے جائیں گے۔

تفسیر میں مولانا صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ غیب کے علم میں بھی اللہ تعالیٰ متفرد ہے۔ اس کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ نبیوں اور رسولوں کو بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ وحی والہام کے ذریعے سے انہیں بتلا دیتا ہے اور جو علم کسی کے بتلانے سے حاصل ہو سکے عالم کو عالم الغیب نہیں کہا جاتا۔ عالم الغیب تو وہ ہے جو بغیر کسی واسطے اور ذریعے کے ذاتی طور پر ہر چیز کا علم رکھے۔ ہر حقیقت سے باخبر ہو اور مخفی سے مخفی چیز بھی

اس کے دائرہ علم سے باہر نہ ہو۔ یہ صفت صرف اور صرف اللہ کی ہے۔ اس لیے صرف وہی عالم الغیب ہے اس کے سوا کائنات میں کوئی عالم الغیب نہیں ہے ۔۲۱

اسی آیت کریمہ کا ترجمہ مولانا شبیر احمد عثمانی یوں کرتے ہیں:

ترجمہ:''تو کہہ خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں چھپی ہوئی چیز کی مگر اللہ، اور ان کو خبر نہیں کب جی اٹھیں گے''۔

اور تفسیر میں مولانا محمود الحسن لکھتے ہیں کہ معبود وہ ہوگا جو قدرت تامہ کے ساتھ علم کامل و محیط بھی رکھتا ہو اور یہ وہ صفت ہے جو زمین و آسمان میں کسی مخلوق کو حاصل نہیں رب العزت کے ساتھ مخصوص ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ کل مغیبات کا علم بجز خدا کے کسی کو حاصل نہیں ،نہ کسی ایک غیب کا علم کسی شخص کو بذات بدون عطائے الٰہی کے ہو سکتا ہے اور نہ مفاتیح غیب (غیب کی کنجیاں) اللہ نے کسی مخلوق کو دی ہیں۔ ہاں بعض بندوں کو بعض غیوب پر با اختیار خود مطلع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شخص کو حق تعالیٰ نے غیب پر مطلع فرما دیا یا غیب کی خبر دے دی لیکن ان اخبارات کی وجہ سے قرآن و سنت نے کسی جگہ ایسے شخص پر علم الغیب یا فلاں یعلم الغیب کا اطلاق نہیں کیا۔ مزید کہتے ہیں کہ واضح رہے کہ علم غیب سے ہماری مراد محض ظنون و تخمینات نہیں اور نہ وہ علم جو قرائن و دلائل سے حاصل کیا جائے بلکہ جس کے لیے کوئی دلیل و قرینہ موجود نہ ہو وہ مراد ہے ۔۲۲

چنانچہ علمائے دیوبند ایک دوسری دلیل قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ پیش فرماتے ہیں:

ولو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر وما مسنی السوٓء .۲۳

ترجمہ :'' اور اگر میں جان لیا کرتا غیب کی بات تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھ کو برائی کبھی نہ پہنچتی ''

تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اگر میں غیب کی ہر بات جان لیا کرتا تو بہت سی وہ بھلائیاں اور کامیابیاں بھی حاصل کر لیتا جو علم غیب نہ ہونے کی وجہ سے کسی وقت فوت ہو جاتی ہیں نیز کبھی کوئی نا خوشگوار حالت مجھ کو پیش نہ آیا کرتی ۔۲۴

بریلوی علما کا دعویٰ اور نقطہ نظر اوپر مذکور کر دیا گیا ہے یہاں ان کے کچھ دلائل ملاحظہ فرمائیں ۔ایک دلیل وہ حضرات قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں:

فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول. ۲۵

اور مولانا احمد رضا بریلوی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ترجمہ: ''تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے''

تفسیر میں لکھتے ہیں کہ تو انہیں غیوب پر مطلع کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے۔ اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انجلا اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و ارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کی وساطت اور انہیں کے فیض سے ہوتے ہیں، معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لیے علم غیب کا قائل نہیں۔ اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے۔ آگے مزید لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضورﷺ کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے ۔۲۶

اسی آیت کریمہ کے ضمن میں مولانا احمد رضا، مولانا محمد عمر اور مفتی احمد یار خان اپنی کتب میں کچھ بڑے علماء کی تفاسیر کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدائے قدوس کا خاص علم غیب حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی حضورﷺ کو عطا فرمایا گیا۔ اب کیا شے ہے جو علم مصطفیٰ علیہ السلام سے باقی رہ گئی ۔۲۷

اسی طرح علمائے بریلوی دلیل کے طور پر ایک اور آیت کریمہ پیش فرماتے ہیں:

"وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء. ۲۸

مولانا احمد رضا بریلوی اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ترجمہ: ''اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے''

تفسیر میں لکھتے ہیں: تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے حضورﷺ کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کا علم آپکا معجزہ ہیں ۔۲۹

اسی آیت کے ضمن میں مفتی احمد یار خاں اپنی کتاب ''جاء الحق'' میں کچھ بڑے علماء کی تفاسیر کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''اس آیت کریمہ اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدا کا خاص علم غیب پیغمبر پر ظاہر ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے جو فرمایا کہ بعض غیب اس سے مراد ہے، علم الٰہی کے مقابلہ میں بعض ،اور کل ماکان و مایکون بھی خدا کے علم کا بعض ہے ۔۳۰

عقیدہ مختار کل

مختار عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ اسم فاعل کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور اسم مفعول کا بھی۔ اگر اسم فاعل کا صیغہ ہو تو اس کا معنیٰ ہوگا اختیار رکھنے والا اور اگر اسم مفعول کا ہو تو اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اختیار دیا گیا اور دوسرا یہ کہ چُنا ہوا اور انتخاب کیا ہوا۔

اگر حضورﷺ کے لیے 'مختار کل' کا جملہ بولا جائے اور اس سے مراد اسم مفعول کا دوسرا معنیٰ ہو تو سنی اسلام کے تینوں بڑے مکاتب فکر اہلحدیث، بریلوی اور دیوبند علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سے علو مرتبت اور جلالت شان اور ختم نبوت کے لیے صرف حضورﷺ کو ہی چنا اور انتخاب فرمایا ہے اور اس شان اور صفت میں آپؐ کا کوئی ہم پلہ نہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ۔

اور اگر اسم مفعول کا پہلا معنی (کہ تمام جہان کے اختیارات آپ کو دیئے گئے تھے) مراد لیا جائے یا اسم فاعل کا یہ معنیٰ مراد لیا جائے کہ آنحضرتﷺ تمام جہان کے اختیارات رکھنے والے ہیں تو اس میں سُنّی اِسلام کے ان مکاتب فکر کا شدید اختلاف ہے جس میں اہلحدیث اور دیوبند علما ء باہمی اختلافات کے باوجود کافی حد تک ایک طرف ہیں جن کا مؤقف یہ ہے کہ تکوینی اور تشریعی طور پر حاکم اور مختار صرف اللہ ہی ہے (اس نے مافوق الاسباب اختیارات کسی کو نہیں دیئے مختصراً یہ کہ اہلحدیث اور دیوبند علماء اس معنیٰ کے

قائل نہیں دوسری جانب بریلوی علماء ہیں ان کا موَقف یہ ہے کہ اللہ نے تکوینی اور تشریعی (چیزوں کو حلال یا حرام کرنا) معاملات کے تمام اختیارات حضورؐ کو بھی دیئے ہیں اور حضورؐ ہر چیز کا اختیار رکھتے ہیں۔ مختار کل ہیں اور اللہ نے مافوق الاسباب اختیارات حضورؐ کو بھی دیئے ہیں۔ اب ہم تینوں مکاتب فکر کے دلائل کا بالترتیب ذکر کرتے ہیں۔

اہلحدیث اور دیوبند علماء کا موَقف بھی ایک ہی ہے اور دلائل بھی تقریباً ایک ہی ہیں۔

علمائے اہلحدیث کی پہلی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ہے اور مولانا جونا گڑھی اسکا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

لیس لک من الامر شیء اویتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون. ۳۱

ترجمہ :’’اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں‘‘

اور مولانا صلاح الدین یوسف اس آیت کی تفسیریوں کرتے ہیں کہ ان کافروں کو ہدایت دینا یا انکے معاملے میں کسی بھی قسم کا فیصلہ کرنا سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جو نبی کریمﷺ کو مختار کل قراردیتے ہیں کہ آپؐ کو تو اتنا اختیار بھی نہ تھا کہ کسی کو راہ راست پر لگا دیں حالانکہ آپؐ اسی راستے کی طرف بلانے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ مزید لکھتے ہیں کہ یہ قبیلے جن کے لیے بدعا فرماتے رہے، اللہ کی توفیق سے سب مسلمان ہو گئے جن سے معلوم ہوا کہ مختار کل اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔۳۲

علمائے اہلحدیث دلیل کے طور پر ایک دوسری آیت کریمہ بھی پیش کرتے ہیں:

قل انی لا املک لکم ضراً و لا رشداً .۳۳

مولانا جوناگڑھی اس آیت کریمہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ترجمہ : ’’کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں‘‘

اور مولانا صلاح الدین یوسف اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ’’مجھے تمہاری ہدایت یا

گمراہی کا یا کسی اور نفع نقصان کا اختیار نہیں ہے ،میں تو صرف اس کا ایک بندہ ہوں جسے اللہ نے وحی و رسالت کے لیے چن لیا ہے ۔۳۴

علماء دیوبند کے مؤقف پر دلائل دیتے ہوئے مولانا سرفراز خان صفدر لکھتے ہیں کہ ''قران کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ مومن تو بہر حال اس کا اقرار کرتے ہی ہیں کہ مالک کل اور مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن قرآن کریم کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مشرکین عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ تمام کائنات کا مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو مانتے تھے پھر مولانا یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں:

قل من بیده ملکوت کل شیء و هو یجیر ولا یجار علیه ان کنتم تعلمون، سیقولون لله .۳۵

ترجمہ: آپ یہ بھی کہیے کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو، وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں ۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ مشرکین عرب کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ تمام چیزوں کا اختیار رکھنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔

اور ایک دوسری دلیل دیتے ہوئے مولانا کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

فانی لا املک لکم من الله شیاً.۳۶

ترجمہ : ''کہ بے شک میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں''

مولانا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری پیغمبر، قرآن کریم اور صحیح احادیث اس بات پر متفق ہیں کہ مختار کل اور مالک کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہیں، حضرت محمدﷺ بھی مالک کل اور مختار کل نہیں ہیں۔۳۷

بریلوی علماء اپنے مؤقف پر جو دلائل دیتے ہیں ان میں سے چند دلائل مذکور ہیں۔ ایک دلیل یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں:

یا مرهم بالمعروف وینههم عن المنکر و یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبئث

و یضع عنهم اصرهم والا غلل التی کانت علیهم. ۳۸

ترجمہ : جو ان کو حکم دیتا ہے نیکی کا اور روکتا ہے ان کو برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو ،اور حرام کرتا ہے ان پر نا پاکیوں کو اور دور کرتا ہے ان سے بوجھ اور وہ طوق جو ان پر تھے ۔

علمائے بریلوی کے مطابق اس سے ثابت ہوا کہ حضورﷺ کو حلال اور حرام کرنے کا اختیار تھا اور آپؐ امت سے شاق اور گراں بوجھ اتار پھینکتے تھے اور ''مؤلف نور ھدایت'' لکھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ آنخضرتﷺ مختار نبی ہیں۔ آپ دافع البلاء مشکل کشا لوگوں کے بوجھوں کو اُتارنے والے ہیں اور آپ حلال و حرام فرمانے والے ہیں ۔۳۹

ایک دوسری دلیل کے طور پر بریلوی علماء یہ آیت کریمہ بھی پیش کرتے ہیں:

وما نقموا الا ان اغنهم الله ورسوله من فضله. ۴۰

ترجمہ : اور یہ انہوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا ہے کہ ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے رزق خداوندی سے مالدار کر دیا ۔

بریلوی علماء اس آیت سے بھی ثابت کرتے ہیں کہ رسولﷺ بھی غنی کر سکتے ہیں لہذا مختار کل ہوئے ۔۴۱

علمائے بریلوی دلیل کے طور پر یہ حدیث مبارکہ بھی پیش کرتے ہیں:

من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین وانما انا قاسم والله یعطی . ۴۲

ترجمہ : جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں تو بانٹتا ہوں خدا تعالیٰ دیتا ہے۔

مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں اس حدیث مبارکہ سے متعلق یوں کہتے ہیں:

> اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا دینے والا ہے اور رسول کریمؐ تقسیم کرنے والے ہیں۔ پس جو کچھ کسی کو اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہ رسول کریمؐ کی تقسیم سے ملتا ہے یہاں یعطی مفعول مذکورہ نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ ہر چیز جس کا دینے والا خدا ہے ،اس کی تقسیم کرنے والے رسول کریمؐ ہیں ۔۴۳

علمائے بریلوی ایک اور حدیث مبارکہ دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں:

بخاری شریف کی حدیث ہے: حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

قال لا یاتی ابن ادم النذر بشیء لم اکن قدر ته . ۴۴

ترجمہ: فرمایا کہ نذر اور منت ابن آدم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی جو میں نے اس کے لیے مقدر نہ کیا ہو۔

مولانا محمد شریف اس حدیث مبارکہ کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر بھی حضور ﷺ کے اختیار میں ہے۔ یعنی جو کچھ کسی کی تقدیر میں لکھا ہے وہ حضور ﷺ نے ہی مقدر کیا ہے ۔۴۵

قارئین کرام ہم طوالت مضمون کے خدشے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان تینوں مسائل (مسئلہ حاضر و ناظر، علم غیب اور محمد عربیؐ کا مختار کل ہونا) کے مسائل پر انکے اعتقادات اور بیانیے کو یہیں پر محدود کرتے ہوئے مضمون کے دوسرے حصے کی طرف بڑھیں گے کہ کس طرح اسلامی احکامات کی بریلوی تشریحات انہیں عوامی سیاست میں مضبوط تر بنا دیتی ہیں۔

مضمون کے پہلے حصہ کو پڑھ لینے کے بعد یہ بات اپنے اذہان میں بیٹھا لیں کہ مسلک دیوبند اور مسلک اہل حدیث اس بات پر نہ صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ یہی ایمان ان کی روزمرہ زندگی کے معاملات کو شکل دیتا ہے کہ محمد عربی ﷺ اللہ کے آخری رسول اور اولاد آدم میں سب سے بزرگ و برتر ہستی ہیں مگر نہ ہی وہ علم غیب رکھتے ہیں نہ ہی مختار کل ہیں اور نہ ہی وہ زمین و آسمان میں ہروقت اور ہر جگہ حاضر ہو کر ہمارے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہیں ۔یہ دونوں مسالک حضورؐ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے قائل ہی نہیں اور یہی چیز ان کو سیاست کے میدان میں بریلوی مسالک کے مذہبی علماء و سیاسی پارٹیوں کے مقابلہ میں انتہائی کمزور بنا دیتی ہے۔

جب کہ بریلوی علماء اور بریلوی عقیدہ رکھنے والے عوام (جو کہ پاکستان کی کل آبادی کا ۶۰ فی صد ہے) کا نہ صرف ایمان ہے بلکہ یہی ایمان ان کی روزمرہ زندگی اور سیاست

کو بھی شکل دیتا ہے کہ محمد کریمؐ نہ صرف غیب کا علم رکھتے ہیں بلکہ ہر جگہ حاضر و ناظر بھی ہیں اور ہمارے ہر عمل کو باقاعدگی سے دیکھ بھی رہے ہیں۔ آیئے اب تحریک لبیک یا رسول اللہ (بریلوی سیاسی پارٹی) کے علماء کی مختلف تقاریر کا جائزہ لیتے ہیں اور اس بات کو عملی انداز میں سمجھنے کی سعی کرتے ہیں کہ کس طرح تحریک لبیک یا رسول اللہ مسئلہ حاضر و ناظر اور علم غیب کی خالصتاً مسلکی تشریحات کو بریلوی عوام کے اندر اپنی سیاسی جماعت کی پذیرائی کے لیے استعمال کرتے ہوئے ان کے ووٹ اپنی سیاسی پارٹی کے حق میں ڈلوانے میں کامیاب ہو رہی ہے ۔اس ضمن میں ہم تحریک لبیک کے ایک انتہائی اہم رہنما علامہ فاروق الحسن کی تقریر کو سپرد قرطاس کرنے کے بعد اس کا باریک بینی سے جائزہ لیں گے کہ وہ کس طرح مسئلہ حاضر و ناظر کو عوام میں سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہوئے آنے والے الیکشن کے واسطے اپنی سیاسی جماعت کی تشہیر کر رہے ہیں ۔

مسئلہ حاضر و ناظر الیکشن 2018 اور تحریک لبیک یا رسول اللہؐ

علامہ فاروق الحسن مسجد میں موجود افراد سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اگر تم سب آج خدا کے گھر میں جمع ہو تو یہ وعدہ کرو کہ ہم سب کا مرنا اور جینا سب محمدؐ کے لیے ہوگا۔ ''آج سے لیکر 2018 کے الیکشن تک ہم نے یہ وعدہ نبھانا ہے کہ اِنج وی سجن واہ واہ ۔۔۔اُنج وی سجن واہ واہ۔۴۶

اب اس ضمن میں سب سے زیادہ قابل غور بات یہ ہے کہ وہ کون سا وعدہ ہے جو بریلوی عوام نے نبھانا ہے۔ اول یہ کہ تم لوگوں نے اپنی زندگیاں حضورؐ کے فرمان کے مطابق گزارنی ہیں اور دوئم یہ کہ 2018 کے الیکشن میں ووٹ صرف اور صرف حضورؐ کے عاشقوں یعنی تحریک لبیک یا رسول اللہ کو ہی دینا ہے۔۴۷

یہ وعدہ لینے کے بعد تمام بریلوی سُنّی اپنا ووٹ صرف اور صرف حضورؐ کے عاشقوں (تحریک لبیک) کو ہی دیں گے۔ اب علامہ فاروق الحسن انتہائی کمال ہنر مندی کے ساتھ نہ صرف مسئلہ حاضر و ناظر کو اپنے سیاسی رنگ میں رنگتے ہوئے دوسری تمام بڑی سیاسی

پارٹیوں کے خلاف بھی استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں:

> وعدہ کرو اللہ کی قسم اگر یہ وعدہ تم نے نبھا دیا ۔۔۔تو جو وعدہ میرے آقا ؐ نبھائیں گے۔۔۔۔اللہ کی قسم وہ منظر تم دیکھو گے تو تمہاری روح خوش ہو جائے گی کیونکہ Polling Stationمیں تم داخل ہو گے اس چاروں طرف بند Cabinمیں نون PML(N) والا تمہیں نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔لیکن حسنین کے نانا تمہیں دیکھ رہے ہوں گے۔۴۸

یہ وہ مسلکی نکتہ ہے جو تحریک لبیک کو تمام دوسری سیاسی و مذہبی سیاسی جماعتوں سے ممیّز اور انتہائی مضبوط حیثیت پر لے آتا ہے۔ اب جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام دیوبند، جمعیت اہل حدیث کے تمام علماء کبھی بھی حضورؐ کو اپنی سیاسی مہم کے تناظر میں استعمال کر ہی نہیں سکتے۔ اب یہاں پر یہ بات ہر سُنّی بریلوی ووٹر کے ذہن پر ووٹ کاسٹ کرنے سے پہلے اثر انداز ہوتی ہے اور وہ یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ کیسے حضورﷺ کے عاشقوں کو چھوڑ کر دوسری سیاسی جماعتوں کو ووٹ دے۔ پس اس وجہ سے اس کے پاس، وہ آزادی نہیں رہتی جو کہ مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی یا تحریک انصاف پاکستان کے مابین ووٹ کاسٹ کرتے وقت کبھی اس کے پاس ہوا کرتی تھی۔

بعینہٖ! اب ہم علامہ خادم حسین رضوی کی ایک تقریر اپنے قارئین کی نذر کریں گے کسطرح تحریک لبیک مسئلہ حاضر و ناظر کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ خادم حسین رضوی کی تقریر کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ وہ اپنی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے والے بریلویوں کو اپنی سیاسی تحریک کے لیے کام کرنے پر راغب کر رہے ہیں اور کہہ ر ہے ہیں کہ آپ لوگ یہاں میری مسجد میں صرف نمازیں یا جمعہ کی نماز پڑھنے مت آیا کریں وہ کہتے ہیں:

> یہاں آکر صرف اچھل کود کر کے خالی نعرے لگا نے سے کام نہیں چلے گا۔ میں ایسے کسی نمازی کے ساتھ تعلق رکھنا تو دور سلام لینا بھی پسند نہیں کرتا جو صرف خالی نعرے مارے حلقہ 120 میں عملی طور پر باہر کام کریں اور لوگوں کو قائل کریں کہ وہ ہمیں ووٹ دیں۔ ہماری زندگیاں ہمارا سب کچھ رسول اللہ ؐ کے لیے ہے۔ جو بندہ صرف لفظی محبت کا اظہار کرتا ہے وہ مجھے مت ملے۔ باہر جاؤ دین کا کام کرو کیونکہ جن کا تم نے کام کرنا ہے وہ تمہیں دیکھ رہے ہیں ۔۴۹

اب خادم حسین رضوی مسئلہ حاضر و ناظر کی آڑ اپنے تمام سنی بریلوی ووٹرز کو جو کہ اس سے پہلے لاہور میں دیگر سیاسی جماعتوں کی حمایت کرتے رہے ہیں یہ بات باور کروانے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ تحریک لبیک کوئی سیاسی یا مذہبی سیاسی پارٹی نہیں ہے بلکہ تحریک لبیک، حضورؐ کی نمائندہ جماعت ہے اور آپ ہمارے حق میں فقط نعرے مت ماریں بلکہ خود بھی ووٹ دیں اور دوسروں سے بھی ووٹ دلوائیں، اور اس ضمنی الیکشن کے نتائج نے اس بات کو ثابت بھی کیا۔

مسئلہ حاضر و ناظر اور علم غیب کا سیاسی استعمال

ایک اور تقریر خادم حسین رضوی خود پر ہونے والے مظالم و تکالیف کو مذہبی جد و جہد میں بدلنے کے لیے مسئلہ حاضر و ناظر کا استعمال کرتے ہیں اور لاہور کے (بریلوی) عوام کو یہ باور کرواتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے نام اور نظام کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں اور دنیا کی دولت، لالچ یا مصائب ہمارے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتے۔ جب حلقہ 120 میں ضمنی الیکشن سر پر تھے اور سوشل میڈیا پر یہ بات مشہور تھی کہ تحریک لبیک مسلم لیگ ن کے امیدوار کے حق میں دستبردار ہو گئی ہے، تو یہ تقریر اس ضمن میں کی گئی اور بعد میں الیکشن اور ووٹر دونوں پر اسکا کافی اثر بھی ہوا، کہتے ہیں:

> پاگلو اگر بیٹھنا ہوتا تو تب بیٹھ جاتا جب انہوں نے میری بیٹیوں، جن کو میں نے آج تک گھر سے باہر نہیں نکالا اور انہیں سکول تک نہیں بھیجا، ان پر بندوقیں تانیں۔ میں نے بیٹھنا ہوتا تو تب بیٹھ جاتا جب مجھ معذور کو انہوں نے گھر کی دوسری منزل سے گھسیٹا اور ظلم کیے۔ میں نے بیٹھنا ہوتا تو تب بیٹھ جاتا جب انہوں نے مجھے کال کوٹھڑی میں پھینک دیا۔ جوں جوں یہ مجھ پر ظلم کر رہے تھے میں ہنس دیتا تھا کہ جن کے لیے تم مجھ پر ظلم کر رہے ہو، وہ تمہیں نہیں دیکھ رہے۔ مگر میں جن کے لیے ماریں کھا رہا ہوں، وہ مجھے دیکھ رہے ہیں ۔۵۰

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ تحریک لبیک مسئلہ حاضر و ناظر اور حضورؐ کے علم غیب جیسے مذہبی مسائل کو فقط اپنے حق میں استعمال نہیں کر رہی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ انہی مسائل کو دوسری تمام بڑی سیاسی جماعتوں کو پیچھے دھکیلنے کے لیے بھی استعمال کر رہی ہے

۔اور اس سب سے بڑھ کر تحریک لبیک بریلوی عوام کے ہر عمر کے طبقہ کو متاثر اور قائل کرنے کے لیے اسلامی روایات کو بھر پور سیاسی انداز میں استعمال کر رہی ہے۔ مثلاً اس بات کو سمجھنے کے لیے علامہ فاروق الحسن کی ایک تقریر بہت بر محل رہے گی۔ اس تقریر میں فاروق الحسن حضورؐ کو حاضر و ناظر ثابت کرنے کے بعد تمام عمر کے لوگوں کو حضورؐ کے نام پر تحریک لبیک کا ساتھ دینے کا وعدہ لیتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں:

> جوان یہ وعدہ کرے اور کہے کہ اے مالک (محمدؐ) میں حضرت خبیب کی طرح سولی تو نہیں چڑھ سکا ،اگر میری پرچی سے آپکا دین اونچا ہوتا ہے تو میری اور میرے دوستوں کی پرچی آپؐ کی (تحریک لبیک) ہوئی ۔بابے یہ کہیں کہ میں حضرت مقداد کی طرح آپؐ کے ساتھ بدر میں تو نہیں جا سکتا، اب میری اور میرے گھرانے کی پرچی آپؐ کی (تحریک لبیک) ہوئی ۔عورتیں بھی اپنی پرچیاں دیں تا کہ قیامت کے روز سیدہ فاطمہؓ کی کنیزوں میں کھڑی ہو سکیں ۔۵۱

اس بات کو سند بخشنے کے لیے پاکستان کی تاریخ میں سے ایک واقعہ سپرد قرطاس کرنا چاہیں گے کہ تحریک لبیک سے پہلے بھی مذہبی جماعتیں اسلامی روایات و مسائل کو سیاسی طور پر استعمال کرنے میں مکمل کامیاب رہی ہیں اور پاکستانی عوام کا مذہبی بنیادوں پر استعمال بہت آسان ہے ۔مثلاً محمد ریاض درانی اپنی کتاب *دارالعلوم دیوبند* میں لکھتے ہیں۔ ’’افغانستان میں تو دارالعلوم دیوبند کے فضلاء نے تحریک آزادی ہند کی یاد تازہ کر دی۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود اور آپ کے ہزاروں جانثاروں اور علمائے کرام کی اور الحمد اللہ ۲۰ لاکھ افراد کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ان سرفروشان دیوبند نے سوویت یونین کو شکست فاش دے کر انکا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹا دیا‘‘۔۵۲

بالکل اسی طرح کے خیالات اور واقعات آپ کو تحریکِ پاکستان میں بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ پیر جماعت علی شاہ نے کوہاٹ، پشاور اور سیالکوٹ کے عوامی اجتماعات میں خطاب کرتے ہوئے اپنے سامعین کو نصیحت کی تھی کہ تم سب لوگ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جاؤ کیونکہ یہ اسلام کا جھنڈا ہے۔ ۵۳

۱۹۴۵ء-۱۹۴۶ء کے الیکشن میں مسلم لیگ کو جتوانے کے لئے پیر جماعت علی شاہ نے

ستمبر۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کے حق میں ایک فتویٰ جاری کیا جس میں انہوں نے اپنے مریدین کو حکماً یہ تاکید کی کہ وہ صرف اور صرف مسلم لیگ کو ہی ووٹ ڈالیں گے کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کا سبز جھنڈا کسی بھی عام سیاسی جماعت کے جھنڈے جیسا نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کا جھنڈا ہے اور مسلم لیگ کے علاوہ باقی سیاسی جماعتوں کے جھنڈے کفر کے جھنڈے ہیں۔۵۴

تحریک پاکستان اور بعد ازاں تاریخ پاکستان میں ایسے ان گنت تاریخی واقعات موجود ہیں جس میں علماء نے اپنے مسلکی یا مذہبی مسائل کو سیاسی تعبیر میں ڈھال کر اپنی جماعت اور سیاست کو عوام میں مقبول اور مضبوط کیا ۔

تحریک لبیک کا سیاسی عمل

اس بات کو بخوبی جان لینے کے بعد کہ تحریک لبیک مذہبی و مسلکی مسائل کو اپنی سیاسی پذیرائی، ووٹ کے حصول اور اپنے تمام سیاسی مخالفین کو نا اہل ثابت کرنے میں کس طرح استعمال کر رہی ہے۔ آیئے اب یہ جاننے کی سعی کرتے ہیں کہ یہ باتیں تحریک لبیک کو ووٹ لینے میں کس حد تک مدد گار رہی ہیں۔ اس ضمن میں ہم تحریک لبیک کے پچھلے چار ضمنی الیکشنز کا احوال سپرد قرطاس کریں گے۔ سب سے پہلا الیکشن تحریک لبیک نے حلقہ 120 لاہور سے لڑا ۔اس الیکشن کے لیے تحریک لبیک نے اپنی مرکزی قیادت کا اجلاس بلایا اور اس اجلاس میں تحریک لبیک نے اپنے سیاسی عمل کا اغاز کیا جس کا احوال ہم پیر افضل قادری کی زبانی جانتے ہیں:

> آج تحریک لبیک یا رسول اللہ ؐ کا اہم اجلاس مسجد رحمۃ اللعالمین لاہور میں زیر صدارت شیخ الحدیث علامہ حافظ خادم حسین رضوی ،مرکز ی امیر منعقد ہوا، جس میں اہم فیصلے ہوئے۔ جس میں حلقہ NA-120 میں جو نشست خالی ہوئی ہے ۔میاں نواز شریف کے نا اہل ہونے کے بعد اس پر تحریک لبیک نے فیصلہ کیا ہے کہ تحریک لبیک جو کہ Register ہو چکی ہے اس حلقہ سے سیاسی عمل کا آغاز کرے ۔۔۔اور انشاء اللہ یہ الیکشن 2018 کے الیکشن میں تحریک لبیک کی جیت کا پیش قدم ہوگا ۔۵۵

تحریک لبیک یا رسول اللہؐ کا منشور

جس وقت پاکستان کی ساری سیاسی جماعتیں عوام کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر سیاسی منشور (جس میں سڑکیں، بجلی، میٹروبس، الغرض (دوسرے ترقیاتی پروگرامز) بنا کر عوام کے سامنے آ رہی ہیں، تحریک لبیک خالصتاً مذہبی چرب زبانی سے کام لے رہی ہے۔ حلقہ 120میں ایک نیوز رپورٹر نے تحریک لبیک کے امیدوار شیخ اظہر سے سوال کیا کہ آپ کا سیاسی منشور کیا ہے؟ تو انہوں نے ایک ایسا سیاسی منشور بیان کیا کہ جس میں نہ ہی کہیں سیاست تھی اور نہ ہی عوام کی ترقی، ''منشور تو ہمارا دو لفظی ہے۔ انہیں جانا، انہیں مانا، نہ رکھا کسی سے کام، للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا'۔۵۶

اب اس منشور کے ساتھ تحریک لبیک نے لاہور کے اہم ترین حلقوں میں سے ایک NA-120سے تیسری پوزیشن لے کر سب کو حیران کر دیا تھا۔

Lahore By Election-Sep 2017, According to their Positions.۵۷

Kulsoom Nawaz	PML (N)	61745
Yasmeen Rashid	PTI	47099
Sheikh Muhammad Azhar Hussain Rizvi	TLYR: Tehreek-e-Labbaik ya Rasool Allah	7,130
Faisal Mir	PPP	1414
Ziauddin Ansari	Jamat-i-Islami	592

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تحریک لبیک کے اس مذہبی انداز میں سیاسی بیانیے نے عمومی سیاسی سوچ (ترقیاتی کاموں کے ذریعے عوام کے ووٹ ملتے ہیں) کو کافی حد تک تبدیل کر دیا ہے کیونکہ ایسی منشور کے ساتھ تحریک لبیک نے حلقہ NA-04پشاور میں 8218ووٹ ۔۵۸، NA-154لودھراں سے 10114ووٹ ۔۵۹اور PPحلقہ چکوال سے 16112ووٹ ۔۶۰حاصل کیے ہیں ۔

تحریک لبیک کے سیاسی عزائم

تحریک لبیک کے سیاسی عزائم کی ایک جھلک دیکھئے:

منت سماجت کا زمانہ اب جا چکا ہے ۔جو بندہ جس لہجے میں بات کرے اس کو اسی لہجے میں جواب دینا ہے ۔جو دین نبی کو گالی دے تو اس کا جواب گولی سے دینا ہے۔ Liberals کی بہن کو کوئی گالی دے تو کیا کبھی انہوں نے فتویٰ مانگا ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔ یہ ہزاروں گالیاں دیتے ہیں ۔تو کیا ہمارے نبی اتنے لا وارث ہیں کہ انہیں کوئی گالی دے اور ہم امن پسند ہو کر بیٹھ جائیں ۔۶۱

اسی طرح ان کا بین الاقوامی نکتہ نظر اس سے کہیں زیادہ کسی حد تک الجھن پر مبنی ہے:

ہمیں ہر شعبہ میں سنیت کی ضرورت ہے ۔۔۔Europeاگر امن کی باتیں کرتا ہے اور امن سے رہنا چاہتا ہے تو پھر Europe کو ہمارے نبیؐ کی عزت کرنا ہوگی ۔بلکہ تنویر حسین قادری نے تو Scotlandمیں بھی ایک بات بتادی ہے کہ اگر Westامن چاہتا ہے تو ہمارے آقاؐ کی عزت کرنا سیکھے۔ اگر کسی نے ہمارے نبیؐ کی عزت نہیں کرنی تو پھر مسلمان پر امن نہیں رہ سکتا۔ ۶۲

حاصل کلام

تاریخ شاہد ہے کہ ہندوستان میں صوفیاء آغاز سفر سے ہی صلح کل امن و آشتی اور ایک تکثیری معاشرے کی تشکیل کے لیے نہ صرف تبلیغ کرتے آ رہے ہیں بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر میاں میر قادری جیسی بے شمار برگزیدہ ہستیاں عملی اقدامات بھی اٹھاتی رہی ہیں۔ مگر لمحہ فکریہ تو یہ ہے کہ تحریک لبیک ایک طرف تو خود کو صوفیانہ روایات کی طرح پر امن قرار دیتی ہے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنی عدم لچک کی وجہ سے آئے روز دوسرے مکاتب فکر اور غیر مسلموں کا ناطقہ بند کر کے اس ملک کو نسلی بریلوی اسٹیٹ بنانے کے اعلانات بھی کر رہی ہے اور اگر تحریک لبیک اس ملک میں رہنے والے ساٹھ فی صد بریلوی عوام کی اصل صوفیانہ روایات کو یرغمال کر کے اپنی تنگ نظری میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوگئی تو اس کا پاکستانی عوام اور حکومت کو دو طرفہ نقصان ہوگا ۔اول یہ کہ سینکڑوں سالوں پر محیط صوفیانہ روایات اپنا اثر اور ساکھ کھو دیں گی، دوم پاکستان کی دہشت گردی اور شدت پسندی کے خلاف ایک عشرے پر محیط جنگ کو بھی شدید دھچکا لگے گا۔

حوالہ جات

۱۔ https://www.globalsecurity.org، (تاریخ ملاحظہ، ۳مارچ۲۰۱۸ء، تین بجے دن)

۲۔ مفتی محمد امین صاحب، *"حاضر و ناظر رسول"* (فیصل آباد: مکتبہ صبح نور، اشاعت دوم) ص۳

۳۔ ایضاً ص ۱۳

۴۔ *"قرآن کریم" سورۃ الاحزاب*، آیت نمبر۴۵(لاہور : تاج کمپنی لمیٹڈ) س ن، ص۳۸۲

۵۔ مفتی محمد امین، *"حاضرو ناظر رسول ﷺ"* (فیصل آباد : مکتبہ صبح نور، اشاعت دوم) ص۱۴

۶۔ *"قرآن کریم " سورۃ البقرۃ* " آیت نمبر۱۴۳ (لاہور : تاج کمپنی لمیٹڈ) ص۲۱

۷۔ مفتی محمد امین، *"حاضر و ناظر رسول ﷺ"* (فیصل آباد: مکتبہ صبح نور، اشاعت دوئم) ص۱۹

۸۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی و سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، *"کنزالایمان وخزائن العرفان"* (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز)س ن، ص۶۱۴۔۶۱۳

۹۔ ایضاً،ص ۶۱۴۔

۱۰۔ مفتی محمد شفیع،*" معارف القرآن"*(کراچی: ادارۃ المعارف کراچی، اپریل۲۰۰۸ طبع جدید) جلد ہفتم، ص ۱۷۶

۱۱۔ ایضاً ص ۱۷۷۔۱۷۶

۱۲۔ مولانا محمود الحسن و مولانا شبیر احمد عثمانی ،*"تفسیر عثمانی"* (کراچی: گابا سنز)س ن، ص ۵۶۳

۱۳۔ ایضاً ص۵۶۴

۱۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی،*" بیان القرآن"* (کراچی : گابا سنز، ۲۰۰۵) ص ۵۴۹

۱۵۔ مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف، *"قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر"* (مدینہ منورہ، شاہ فہد، قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس، ۱۴۱۹ھ) ص۱۱۸۳

۱۶۔ مولانا سرفراز خان صفدر، *"ازالۃ الریب عن عقیدۃ علیم الغیب"* (لاہور، مکتبہ صفدریہ، طبع یازدہم 2013) ص ۴۹

۱۷۔ (الف) مفتی احمد یار خان، *"جاء الحق"* (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز) ص ۵۲

(ب) مولانا محمد عمر، *"مقیاس حنفیت"*(لاہور: (i)دارالمقیاس اچھرہ لاہور(ii)مقیاس پریس۴۵ دربار

مارکیٹ لاہور) ص ۲۹۴
(ج) مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی،" *الکلمۃ العلیاء*" (لاہور:والضحیٰ پبلی کیشنز)
۱۸۔ "قرآن کریم" *سورۃھود* 'آیت *نمبر*۴۹ (لاہور :تاج کمپنی لمیٹڈ) ص ۲۰۵
۱۹۔ مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف،*قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر* (مدینہ منورہ :شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس،۱۴۱۹) ص۶۱۴
۲۰۔ "قرآن کریم "*سورۃ النمل* " آیت ۶۵ (لاہور :تاج کمپنی لمیٹڈ)ص۳۴۵
۲۱۔ مولانا محمد جوناگڑھی ومولانا صلاح الدین یوسف، "*قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر* " (مدینہ منورہ :شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس، ۱۴۱۹)ص۱۰۴۱
۲۲۔ مولانا شبیر احمد عثمانی و مولانا محمود الحسن، "*تفسیر عثمانی*" (کراچی: گاباسنز) ص ۵۱۰-۵۰۹
۲۳۔ "*قرآن کریم* "*سورۃ الاعراف*، آیت *نمبر*۱۸۸ ،(لاہور :تاج کمپنی لمیٹڈ) ص ۱۵۸
۲۴۔ مولانا محمود الحسن و مولانا شبیر احمد عثمانی "*تفسیر عثمانی*" (کراچی: گاباسنز) ص ۲۳۱
۲۵۔ "قرآن کریم " *سورۃ الجن*، آیت *نمبر*۲۷-۶۲ (لاہور :تاج کمپنی لمیٹڈ ـ)ص ۵۲۰
۲۶۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی و سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، " کنزالایمان و خزائن العرفان "(لاہور : ضیاء القران پبلی کنشنز) ص ۸۳۴
۲۷۔ (الف) مفتی احمد یار خان، "*جاء الحق* " (لاہور : ضیاء القران پبلی کنشنز) ص ۵۵ ,۵۲
(ب) اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی، "*خالص الاعتقاد* ـ"(کراچی : مکتبۃ المدینۃ) ص۳۴۰
۲۸۔ "*قرآن کریم*"سورۃ ال عمران، آیت *نمبر* ۱۷۹ (لاہور :تاج کمپنی لمیٹڈ ـ)ص ۶۷
۲۹۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی و سید محمد نعیم الدین مراد آبادی " *کنز الایمان وخزائن العرفان* " (لاہور: ضیاء القران پبلی کیشنز) ص۱۰۸
۳۰۔ مفتی احمد یار خان، "*جاء الحق*"(لاہور : ضیاء القران پبلی کیشنز) ص۴۹
نوٹ : ماکان و مایکون کا مطلب ہے ’’جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہو گا‘‘
۳۱۔ "*قرآن کریم*" سورۃ ال عمران، آیت ۱۲۸ (لاہور :تاج کمپنی لمیٹڈ) ص ۶۱
۳۲۔ مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف، "*قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر* ـ"(مدینہ منورہ: شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ،کمپلیکس،۱۴۱۹) ص۱۷۳-۱۷۲
۳۳۔ "*قرآن کریم*" سورۃ الجن، آیت نمبر۲۱ (لاہور :تاج کمپنی لمیٹڈ ـ)ص ۵۲۰

۳۴۔ مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف "قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر" (مدینہ منورہ: شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس،۱۳۱۹) ص۱۶۴۲

۳۵۔ "قرآن کریم"سورۃ المومنون، آیت نمبر ۸۸ (لاہور : تاج کمپنی لمیٹڈ ل)ص ۳۱۴

۳۶۔ (الف) "بخاری شریف " (کراچی : قدیمی کتب خانہ) جلد ۲،ص ۷۰۲

(ب) "مسلم شریف "(کراچی : قدیمی کتب خانہ) جلد1 ص۱۱۴

۳۷۔ مولانا سرفراز خان صفدر، "دل کا سرور"(لاہور : مکتبہ صفدریہ، ۷/ طبع ۲۰ ۲۰۱۴)

۳۸۔ "قرآن کریم" سورۃ الاعراف، آیت نمبر۱۵۷ (لاہور : تاج کمپنی لمیٹڈ ل)ص ۱۵۴

۳۹۔ سید حسین الدین شاہ، "نور ہدایت " (راولپنڈی : بزم ارشاد) ص۷۰

۴۰۔ "قرآن کریم"سورۃ التوبۃ، آیت نمبر ۴۷ (لاہور : تاج کمپنی لمیٹڈ ل)ص ۱۸۰

۴۱۔ سید حسین الدین شاہ، "نور ہدایت " (راولپنڈی : بزم ارشاد) ص۶۵

۴۲۔ "مشکوٰۃ شریف" (کراچی : قدیمی کتب خانہ) ص ۳۲

۴۳۔ مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں، "اربعین نبویہ"(لاہور: دارالفیض گنج بخش) ص ۳۵

۴۴۔ "بخاری شریف "(کراچی : قدیمی کتب خانہ) ص۹۷۸

۴۵۔ مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں، "اربعین نبویہ"(لاہور: دارالفیض گنج بخش) ص ۳۷

۴۶۔ https://youtu.be/DmJe_9VRv-E، (تاریخ ملاحظہ، ا،دسمبر۲۰۱۷ء ایک بجے دن)

۴۷۔ https://youtu.be/DmJe_9VRv-E، (تاریخ ملاحظہ،ا،دسمبر۲۰۱۷ء ایک بجے دن)

۴۸۔ https://youtu.be/DmJe_9VRv-E، (تاریخ ملاحظہ،ا،دسمبر۲۰۱۷ء ایک بجے دن)

۴۹۔ https://youtu.be/uw9-RHMr978، (تاریخ ملاحظہ، ۳،ستمبر۲۰۱۷ء گیارہ بجے رات)

۵۰۔ https://youtu.be/U5Z2cyL_yWg، (تاریخ ملاحظہ،۱۴دسمبر۲۰۱۷ء ایک بجے رات)

۵۱۔ https://youtu.be/DmJe_9VRv-E، (تاریخ ملاحظہ،۲۲دسمبر۲۰۱۷ء چار بجے رات)

۵۲۔ محمد صدیق دورانی، دارالعلوم دیوبند، (پشاور، ۲۰۰۳) ص۲۳

۵۳۔ ایضاً، ص ۵۳۔

۵۴۔ محمد صدیق قصوری ،" حضرت امیر ملت اور تاریخ ِ پاکستان "(لاہور: مرکزی مجلس جماعتیہ پاکستان، 1994)، ص۳۳۔ ۳۱

۵۵۔ https://youtu.be/yeT8JlZF534 (تاریخ ملاحظہ،۹دسمبر۲۰۱۷ء ،سات بجے رات)

۵۶۔ https://youtu.be/LDmtqHNPMak (تاریخ ملاحظہ،۹دسمبر۲۰۱۷ء ،پانچ بجے رات)

57- https://www.samaa.tv/news/2017/09/official-result-of-na-120-announced-kulsoom-polls-61745-votes/
(تاریخ ملاحظہ، ۱۸ ستمبر ۲۰۱۷ء، گیارہ بجے رات)

۵۸۔ https://www.samaa.tv/news/2017/10/live-updates-crucial-na-4-by-election-today/ (تاریخ ملاحظہ،۲۷ اکتوبر۲۰۱۷ء ،دس بجے رات)

۵۹۔ https://dunyanews.tv/en/Pakistan/427444-Lodhran-by-election-Unofficial-results-start-pouring-in (تاریخ ملاحظہ،۱۳فروری۲۰۱۸ء ،ایک بجے رات)

۶۰۔ https://www.samaa.tv/news/2018/01/by-poll-voting-underway-in-pp-20-chakwal-i/ (تاریخ ملاحظہ،۹جنوری۲۰۱۸ء ،تین بجے رات)

۶۱۔ https://youtu.be/pp6CLXlgJ04 (تاریخ ملاحظہ،۲دسمبر۲۰۱۷ء ،چھ بجے رات)

۶۲۔ https://youtu.be/pp6CLXlgJ04 (تاریخ ملاحظہ،۲دسمبر۲۰۱۷ء ،چھ بجے رات)

نوٹ: بعض کتب کا سن طباعت ان کتب پر نہیں کیا گیا، اس لیے حوالہ جات میں بھی مذکور نہیں کیا جا سکا۔